السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مانچسٹر سے محمد اسحاق صاحب لکھتے ہیں میں سردی کی وجہ سے صبح کی نماز کا وضو کرکے اونی یا سوتی جراب پہن لیتا ہوں اور پھر مسح کرتا ہوں میں جب مسجد میں وضو کرتے وقت پاؤں پر مسح کرتا ہوں تو کئی آدمی کہتے ہیں کہ جراب پر مسح کرنے سے وضو نہیں ہوتا۔ چمڑے کے موزوں پر مسح کرنا جائز ہے سوتی یا اونی جرابوں پر نہیں ہوتا۔ جب کہ میں نے سنا ہے کہ جراب پر مسح جائز ہے بعض لوگ کہتے ہیں جس جراب میں پانی چلا جائے اس پر مسح نہیں ہوسکتا اور بعض کہتے ہیں کہ جس جراب کو پہن کر دو میل پیدل چلے اور وہ پھٹ جائے تو اس پر جائز نہیں۔

حدیث کی رو سے مسح کی حقیقت سے آگاہ کریں' نوازش ہوگی۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جرابوں اور موزوں پر مسح کرنا صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ جہاں تک چمڑے کے موزوں کا تعلق ہے تو اس بارے میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں کہ ان پر مسح کرنا جائز ہے۔ جرابوں پر بھی بنیادی طور پر تمام ائمہ اور علماء کے نزدیک مسح کرنا جائز ہے فرق اتنا ہے کہ بعض نے کچھ شرطیں لگائی ہیں کہ اگر وہ شرائط پوری ہوں تو پھر جرابوں پر مسح کرنا جائز ہوگا ورنہ نہیں۔ جیسا کہ آپ نے بھی اپنے خط میں بعض شرائط کا ذکر کیا ہے۔ حالانکہ جرابوں پر مسح کرنے کے بارے میں جو احادیث ہیں ان میں کسی قسم کی شرائط کا ذکر نہیں۔

ذیل میں ہم وہ مرفوع احادیث پیش کرتے ہیں جن کے عموم یا خصوص سے جرابوں پر مسح ثابت ہوتا ہے۔

پہلی حدیث: امام احمد نے اپنی مسند میں اور امام ابو داؤد نے اپنی سنن میں یہ حدیث صحیح سند کے ساتھ بیان کی ہے کہ

(بعث رسول اللہ ﷺ سریة فاصابھم البرد فلما قدموعلی النبی ﷺ شکوا الیہ ما اصابھم من البرد فامرھم ان یمسحوا علی العصائب والتساخین (سنن ابی داؤد مترجم ج ۱ ص ۹۳ باب لمسح علی العمامة

یعنی رسول اللہ ﷺ نے ایک قافلہ بھیجا تو سرد موسم کی وجہ سے انہیں تکلیف پہنچی جب وہ واپس نبی ﷺ کے پاس آئے تو سردی کی تکلیف کی شکایت آپ سے کی تو آپ ﷺ نے انہیں پگڑیوں اور تساخین پر مسح کرنے'' کا حکم دیا۔''

عربی میں ''تساخین'' ہر اس چیز کو کہا جاتا ہے جس سے پاؤں گرم رکھے جائیں' جس میں موزے اور جراب دونوں شامل ہیں۔

دوسری حدیث: یہ حدیث امام احمدؒ نے اپنی مسند اور امام ترمذیؒ اور امام ابن ماجہؒ نے اپنی اپنی سنن میں اس کی تخریج کی ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ روایت کرتے ہیں کہ

(ان رسول اللہ ﷺ توضاء و مسح علی الجوربین والنعلین" (ترمذي ج ۱ باب المسح علی الجورب ص ۱۵"

''نبی کریم ﷺ نے وضو فرمایا اور جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا''

مذکورہ حدیث کی کتابوں کے ''باب المسح علی الجوربین'' میں یہ حدیث روایت کی گئی ہے

تیسری حدیث: حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کی روایت امام ابن ماجہؒ نے اپنی سنن میں بیان کی ہے۔

(ان رسول اللہ ﷺ توضاء و مسح علی الجوربین والنعلین (ابن ماجہ ج ۱ کتاب الطھارة باب ماجاء فی المسح علی الجوربین والنعلین ص ۲۹۰۔ رقم الحدیث ۵۶۰

''حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے وضو فرمایا اور جرابوں اور موزوں پر مسح کیا۔''

ان احادیث میں ایک تو واضح طور پر جرابوں کے الفاظ آئے ہیں اور دوسرا ان کے ساتھ کسی قسم کی شرائط کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ صحابہ کرامؓ اور تابعین عظامؒ میں سے ممتاز شخصیتوں سے جرابوں پر مسح کرنا ثابت ہے۔ جیسے عمر بن خطاب' علی بن ابی طالب' ابو مسعود' ابن عباس' ابن عمر' بلالؓ' ابو موسیٰ اشعری رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

اور تابعین میں قتادہ' ابن المسیب' عطاء' نخعی' ابن جبیر اور نافع رحمہم اللہ اجمعین کے اسماء گرامی قابل ذکر ہیں۔

اس مسئلے میں مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کی وہ وضاحت مفید ثابت ہوگی جو انہوں نے ایک طالب علم کے سوال کے جواب میں فرمائی تھی۔ اس طالب علم نے اسکاٹ لینڈ سے درج ذیل سوال مولانا مرحوم کی خدمت میں ارسال کیا تھا۔

''موزوں اور جرابوں پر مسح کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے میں آج کل تعلیم کے سلسلے میں اسکاٹ لینڈ کے شمالی حصے میں مقیم ہوں۔ یہاں جاڑے کا موسم میں سخت سردی پڑتی ہے اور اونی جراب کا ہر وقت پہننا ناگزیر ہے۔ کیا ایسی جراب پر بھی مسح کیا جاسکتا ہے؟ براہ کرم اپنی تحقیق احکام شریعت کی روشنی میں تحریر فرمائیں۔''

مولانا اس کے جواب میں لکھتے ہیں:

''جہاں تک چمڑے کے موزوں پر مسح کرنے کا تعلق ہے اس کے جواز پر قریب قریب تمام اہل سنت کا اتفاق ہے مگر سوتی اور اونی جرابوں کے بارے میں عموماً ہمارے فقہاء نے یہ شرط لگائی ہے کہ وہ موٹی ہوں اور شفاف نہ ہوں کہ ان کے نیچے سے پاؤں کی جلد نظر آئے اور وہ کسی قسم کی بندش کے بغیر خود قائم رہ سکیں۔

میں نے اپنی امکانی حد تک یہ تلاش کرنے کی کوشش کی کہ ان شرائط کا ماخذ کیا ہے مگر سنت میں کوئی ایسی چیز نہ مل سکی۔ سنت سے جو کچھ ثابت ہے وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ نے جرابوں اور جوتوں پر مسح فرمایا ہے۔ نسائی کے سوا کتب سنن میں اور مسند احمد میں مغیرہ بن شعبہؓ کی روایت موجود ہے کہ نبی ﷺ نے وضو کیا اور اپنی جرابوں اور جوتوں پر مسح فرمایا۔ ابوداؤد کا بیان ہے کہ حضرت علیؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، براء بن عازبؓ، انس بن مالکؓ، ابوامامہؓ، سہل بن سعدؓ، اور عمرو بن حریثؓ نے جرابوں پر مسح کیا ہے۔ نیز حضرت عمرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی یہ فعل مروی ہے بلکہ بیہقی نے ابن عباسؓ اور انس بن مالکؓ سے اور طحاوی نے اوس بن ابی اوسؓ سے یہ روایت بھی نقل کی ہے کہ حضور ﷺ نے صرف جوتوں پر مسح فرمایا ہے اس میں جرابوں کا ذکر نہیں اور یہی عمل حضرت علیؓ سے بھی منقول ہے۔ ان مختلف روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف جراب اور صرف جوتے اور جرابیں پہنے ہوئے جوتے پر مسح کرنا بھی اسی طرح جائز ہے جس طرح چمڑے کے موزوں پر مسح کرنا۔ ان روایات میں کہیں یہ نہیں ملتا کہ نبی ﷺ نے فقہا کی تجویز کردہ شرائط میں سے کوئی شرط بیان فرمائی ہو اور نہ ہی یہ ذکر کسی جگہ ملتا ہے کہ جن جرابوں پر حضور ﷺ نے اور مذکورہ بالا صحابہؓ نے مسح فرمایا وہ کس قسم کی تھیں۔ اس لئے میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ فقہاء کی عائد کردہ ان شرائط کوئی ماخذ نہیں ہے اور فقہاء چونکہ شارع نہیں ہیں اس لئے ان کی شرطوں پر اگر کوئی عمل نہ کرے تو وہ گنہگار نہیں ہوسکتا۔

امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کی رائے یہ ہے کہ جرابوں پر اس صورت میں آدمی مسح کرسکتا ہے کہ جب آدمی جوتے اوپر سے پہنے رہے۔ لیکن اوپر جن صحابہؓ کے آثار نقل کئے گئے ان میں سے کسی نے بھی اس شرط کی پابندی نہیں کہ ہے۔

مسح علی الخفین کے مسئلے پر غور کرکے میں نے جو کچھ سمجھا ہے وہ یہ ہے کہ دراصل تیمم کی طرح ایک سہولت ہے جو اہل ایمان کو ایسی حالتوں کے لئے دی گئی ہے جبکہ وہ کسی صورت سے پاؤں ڈھانکنے رکھنے پر مجبور ہوں اور بار بار پاؤں دھونا ان کے لئے موجب نقصان یا وجہ مشقت ہو۔ اس رعایت کی بنا پر اس مفروضے پر نہیں ہے کہ طہارت کے بعد موزے پہن لینے سے پاؤں نجاست سے محفوظ رہیں گے اس لئے ان کے دھونے کی ضرورت باقی نہ رہے گی بلکہ اس کی بنا اللہ کی رحمت ہے جو بندوں کو سہولت عطا کرنے کی مقتضی ہوئی۔ لہٰذا ہر وہ چیز جو سردی سے یا راستے کے گردوغبار سے بچنے کے لئے یا پاؤں کے کسی زخم کی حفاظت کے لئے آدمی پہنے اور جس کے بار بار اتارنے اور پھر پہننے میں آدمی کو زحمت ہو۔ اس پر مسح کیا جاسکتا ہے خواہ وہ اونی جراب ہو یا سوتی 'چمڑے کا جوتا ہو یا کرمچ کا یا کوئی کپڑا ہی ہو جو پاؤں پر لپٹ کر باندھ لیا گیا ہو۔''

(بحوالہ رسائل ومسائل جلد دوم ص ۲۵۸)

مولانا کی اس وضاحت کے بعد ان شرائط کی حیثیت معلوم ہوجاتی ہے جن کا سوال میں ذکر کیا گیا ہے۔ بعض لوگ ان مسائل میں خواہ مخواہ الجھتے ہیں' اور لوگوں پر سختی کرتے ہیں۔ حالاں کہ جن کاموں میں اللہ نے رخصت دی ہے لوگوں کو اس سے فائدہ اٹھانے کا موقع دینا چاہیئے۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص130

محدث فتویٰ